© rasailojaraid.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کیے اور آپؐ نے ان کی تائید وتصویب فرمائی وہ سنت قرار پائے اور دین کا جز بن گئے۔ مثلاً ایک موقعے پر حضرت بلالؓ نے فجر کی اذان میں الصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوم کا اضافہ کردیا تو آپؐ نے اسے پسند فرمایا۔ چنانچہ اس کے بعد یہ اضافہ بھی اذان میں شامل ہوگیا (ابن ماجہ، ۷۱۶)۔ چوں کہ اذان کا خاتمہ لاالٰہ الا اللہ پر ہوتا ہے، اس پر محمد رسول اللہ کا اضافہ نہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا اور نہ کسی صحابی نے کیا، جس کی آپؐ نے تصویب کی ہو، اس لیے اب کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ دین کے نام پر خودساختہ اضافہ کرتا پھرے۔(مولانا محمد رضی الاسلام ندوی)

مجبوری میں نماز پڑھنے کی تاخیر

س: میں سرکاری بسوں کی ورک شاپ میں کاری گر کی حیثیت سے کام کرتا ہوں۔ ہر بس کو چیک کرنا اور چھوٹی بڑی خرابی کو دُور کرنا میری ذمہ داری ہے۔ شام کے وقت ڈپو میں آنے والی بسوں کا ہجوم ایک دم بڑھ جاتا ہے۔ اگر میں تھوڑی دیر کے لیے بھی وہاں سے ہٹ جاؤں تو بس ڈرائیور اور کنڈیکٹر ہنگامہ کھڑا کردیتے ہیں اور افسران کی ڈانٹ ڈپٹ الگ۔ اس بنا پر میری عصر اور مغرب کی نمازیں اکثر وبیش تر قضا ہوجاتی ہیں۔ اور پھر اتنا وقت بھی نہیں نکال سکتا کہ ڈیزل اور پٹرول سے لتھڑے کپڑے بدل کر، صاف کپڑے پہنوں اور نماز ادا کروں، اور پھر واپس کام پر آکر دوبارہ ایمان داری سے ڈیوٹی انجام دے سکوں۔ اس طرح نمازیں قضا ہونے سے میں سخت الجھن میں ہوں۔ دفتر میں کسی دوسرے شعبے میں تبدیلی کی کوشش بھی کی ہے لیکن ممکن نہ ہوسکا۔ بعض احباب ملازمت ترک کردینے کا مشورہ دیتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ بیوی بچوں کی کفالت فرض ہے، لہٰذا انھیں پریشانی میں مبتلا کرنا مناسب نہیں۔ یادرہے کہ میں نے باقاعدہ انجینیرنگ کی ڈگری لے رکھی ہے، مگر بے روزگاری اور معاشی تنگ دستی کے ہاتھوں مجبور ہوکر یہ معمولی نوکری کررہا ہوں۔ مجھے مشورہ دیجیے کہ میں کیا کروں؟

ج: عام حالات میں پنج وقتہ نمازوں کی ادایگی ان کے اوقات میں ضروری ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی کا حکم دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء ۴:۱۰۳) نماز درحقیقت ایسا فرض ہے جو پابندیِ وقت کے ساتھ اہلِ ایمان پر لازم کیا گیا ہے۔

متعدد صحابہ کرامؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں کو ہمیشہ ان کے اوقات میں ادا کرنے کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں: ''میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز اس کے وقت کے علاوہ (کسی دوسرے وقت) میں پڑھی ہو۔ سوائے دو نمازوں کے''۔(بخاری، کتاب الحج ۱۶۸۲)

تاہم، عذر کی صورت میں بعض نمازیں اکٹھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ظہر وعصر کو ایک ساتھ پڑھ لیا جائے اور مغرب وعشاء کو ایک ساتھ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع کے دوران اسی طریقے سے مذکورہ نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا ثابت ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: ''نمازوں کے اوقات عام لوگوں کے لیے پانچ اور اہلِ عذر کے لیے تین ہیں''۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ (ھود ۱۱:۱۱۴) ''نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر''۔

دوسرے سرے پر ظہر وعصر ہے اور رات گزرنے پر مغرب وعشا۔ اسی طرح اس کا ارشاد ہے:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ (بنی اسرائیل ۱۷:۷۸) ''نماز قائم کرو زوالِ آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک اور فجر کے قرآن کا بھی التزام کرو''۔ اس آیت میں 'دلوک' میں ظہر وعصر اور 'غسق' میں مغرب وعشاء شامل ہیں۔ ''اسی اصول کو اختیار کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازوں کو جمع فرمایا تھا''۔(فتاویٰ ابن تیمیۃ، ۲۴-۲۵)

احناف کے نزدیک جمع بین الصلاتین (دو نمازوں کو اکٹھی پڑھنا) جائز نہیں ہے۔ ہاں، ان کو جمع کرنے کی ظاہری صورت اختیار کی جاسکتی ہے، یعنی ایک نماز اس کے آخر وقت میں اور دوسری نماز اس کے اول وقت میں پڑھی جائے۔ لیکن دیگر فقہا اس کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک جمع تقدیم اور جمع تاخیر دونوں صورتیں اختیار کی جاسکتی ہیں۔ دوسری نماز کو مقدم کر کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پہلی نماز کے ساتھ پڑھ لیا جائے، یا پہلی نماز کو مؤخر کر کے دوسری نماز کے ساتھ پڑھا جائے۔

عذر میں حالتِ سفر، مرض، طوفانی بارش، خوف یا کوئی اور وجہ بھی ہوسکتی ہے۔ احادیث میں ان عذروں کا ذکر آیا ہے، بلکہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ایک صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعے پر مدینہ میں رہتے ہوئے ظہر وعصر کی نمازیں اور مغرب وعشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں، جب کہ اس وقت نہ کسی خوف کا موقع تھا، نہ بارش ہوئی تھی (دوسری روایت میں ہے کہ اس وقت نہ کسی خوف کا موقع تھا نہ آپ حالتِ سفر میں تھے)۔ حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد نے ان سے دریافت کیا: پھر آں حضرتؐ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: آپؐ نے ایسا اس لیے کیا تھا، تاکہ آپؐ کی اُمت کا کوئی فرد مشقت میں نہ پڑے''۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الجمع بین الصلاتین فی السفر)

حالتِ سفر میں کسی عذر کی بنا پر جمع بین الصلاتین کی اجازت دینے والے فقہا (مثلاً مالکیہ میں سے اشہبؒ، شوافع میں سے ابن المنذرؒ اور ابن سیرینؒ و ابن شبرمہؒ وغیرہ) ساتھ ہی یہ بھی صراحت کرتے ہیں کہ اسے عادت نہ بنالیا جائے، یعنی کسی شدید عذر کی بنا پر ہی جمع کیا جائے، ورنہ ہر نماز کو اس کے وقت ہی میں ادا کیا جائے۔ (نووی، المجموع شرح المہذب، طبع جدہ، ۲۶۴/۴، ابن قدامہ، المغنی، طبع ریاض ۱۹۸۱ء، ۲۷۸/۲، الموسوعۃ الفقہیۃ، کویت، ۲۹۲/۱۵)

آپ نے اپنی جو مخصوص صورت بیان کی ہے اس کا شمار عذر میں ہوسکتا ہے لیکن کوشش کیجیے کہ وہ زیادہ دنوں تک باقی نہ رہے۔ اپنے افسران سے کہیے کہ وہ آپ کی علمی قابلیت اور خدمات کو دیکھتے ہوئے آپ کو پروموشن دیں، یا کوئی دوسرا کام لیں، جس میں آپ کی ایسی شدید مصروفیت باقی نہ رہے۔ ورک شاپ میں آپ سے متعلّق جو کام ہے، اس کی انجام دہی کے لیے آپ کے علاوہ دوسرے افراد بھی ہوں گے۔ آخر آپ کی بیماری یا رخصت کے دنوں میں ورکشاپ میں تالا نہ لگ جاتا ہوگا اور بسیں چلنی بند نہ ہوجاتی ہوں گی۔ ان افراد سے تعاون لیجیے۔ ان کے بعض کام آپ کر دیجیے تاکہ وہ آپ کے کچھ کام اپنے ذمے لے کر آپ کو نمازوں کی ادایگی کے لیے مہلت دے دیا کریں۔ دین میں نماز کی اہمیّت اور اس کے مقام سے آپ بہ خوبی واقف ہیں، اس لیے کوشش کیجیے کہ حتی الامکان آپ کی تمام نمازیں وقت پر ادا ہوں۔ (مولانا محمد رضی الاسلام ندوی)

© rasailojaraid.com